

از عدالتِ عظمیٰ

وی۔پی۔ شریواستوا ودیگراں

بنام

سٹیٹ آف ایم۔پی۔ ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 2 فروری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹناٹک، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت - مدھیہ پردیش اسٹیٹ انڈسٹریز (گزنٹڈ) سروس بھرتی کے قواعد، 1965 -
اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے عہدے پر بھرتی کا طریقہ - براہ راست بھرتی اور ترقی یافتہ کے
درمیان سینئرٹی کا تعین - جہاں تقرری صرف ایڈہاک ہوتی ہے اور قواعد کے مطابق نہیں ہوتی -
سنیاریٹی طے کرنے کے لیے اس طرح کے عہدے پر فائز ہونے کو مد نظر نہیں رکھا جاسکتا۔
عمل اور طریقہ کار - سنیاریٹی کے تعین کا اصول - چیلنج کیا گیا - ریاست ایک ضروری فریق ہے۔

اپیل کنندگان، جو صنعتوں کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر براہ راست بھرتی ہوتے ہیں، کو
انتخاب کے عمل کے بذریعے 29-9-1980 پر مقرر کیا گیا ہے، انہوں نے ترقی کے لیے انتخاب
فہرست کو چیلنج کیا۔ جواب دہندگان، ایڈہاک اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی پاتے ہیں، انہیں
27.9.1980 پر ترقی دی گئی ہے، پبلک سروس کمیشن کی منظوری کی توقع میں قواعد کو ہٹاتے ہوئے،
اپیل گزاروں جیسے باقاعدہ تقرریوں سے سینئر دکھایا گیا تھا۔

ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل نے درخواست کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ اس سے پہلے کے ایک
مقدمے میں اندرونی سنیاریٹی کا فیصلہ کرتے ہوئے، سال 1974 میں بھرتی ہونے والے ٹریبونل نے
ترقی پانے والوں کی ایڈہاک تقرری پر غور کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس لیے اس فیصلے کو اس معاملے پر
حکمرانی کرنی چاہیے اور چونکہ 1980 میں جواب دہندگان کے حق میں ترقی کو اتنے طویل عرصے کے
بعد چیلنج نہیں کیا جاسکتا تھا، اس لیے مذکورہ ترقی یافتہ اپنی پوری خدمت کو سنیاریٹی کے تعین کے مقصد

سے شمار کرنے کے حقدار ہوں گے اور چونکہ تمام ترقی یافتگان کو فریق جواب دہندگان کے طور پر پیش نہیں کیا گیا تھا، اس لیے اپیل گزاروں کو کوئی راحت نہیں دی جاسکتی۔ یہ اپیل ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھی۔

اپیل گزاروں نے دعویٰ کیا کہ ٹریبونل نے ترقی پانے والوں کو براہ راست بھرتی کرنے والوں سے سینئر قرار دینے میں قانون کی غلطی صرف اس بنیاد پر کی کہ ترقی پانے والوں کو 27.9.1980 پر مقرر کیا گیا تھا جبکہ براہ راست بھرتی کرنے والوں کو 29.9.1980 پر مقرر کیا گیا تھا؛ کہ متاثرہ فریق کو شامل نہ کرنا مقدمے کے لیے مہلک نہیں ہوگا کیونکہ ریاستی حکومت کی طرف سے اپنائے گئے اندرونی سناریوں کے تعین کے اصول کو ہی چیلنج کیا گیا تھا، واحد ضروری فریق خود ریاست تھی اور اس انتخاب فہرست کو صرف 1988 میں حتمی شکل دی گئی تھی، 23.12.1988 پر، 1989 میں ٹریبونل کے سامنے اپیل گزاروں کی درخواست پر عمل نہیں کیا جاسکا۔ تاخیر اور تاخیر اور غفلت کے اصول پر روک دیا جائے۔

جواب دہندگان نے صرف یہ دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس عہدے پر طویل عرصے تک خدمات انجام دی ہیں، اس عدالت کو سناریوں میں تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. ترقی پر جواب دہندگان کی ابتدائی تقرری مدھیہ پردیش اسٹیٹ انڈسٹریز (گزنٹیڈ) سروس ریکروٹمنٹ رولز، سال 1965 کے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق نہیں کی گئی تھی اور اگرچہ وہ بلا تعطل اس عہدے پر برقرار تھے لیکن پبلک سروس کمیشن نے ابھی تک ان کی تقرریوں کی منظوری نہیں دی تھی، اس طرح کے عہدے پر ان کی تقرری کو سناریوں پر غور کرنے کے لیے مد نظر نہیں رکھا جاسکا اور ترقی پانے والوں کو صرف اس بنیاد پر براہ راست بھرتی کرنے والوں سے سینئر قرار نہیں دیا جاسکا کہ ترقی پانے والوں کو 27.9.1980 پر مقرر کیا گیا تھا جبکہ براہ راست بھرتی کرنے والوں کو 29.9.1980 پر مقرر کیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں کو جواب دہندگان کے ایڈہاک ترقی یافتگان سے سینئر ہونا چاہیے۔

براہ راست بھرتی کلاس II انجینئرنگ آفیسرز ایسوسی ایشن و دیگر بنام ریاست مہاراشٹر و دیگر، [1990] 2 ایس سی آر 900؛ ریاست مغربی بنگال و دیگر بنام اگھور ناتھ ڈے و دیگر

، [1993] 3 ایس سی سی 371 اور سری نواساریڈی ودیگراں بنام حکومت آندھرا پردیش ودیگراں ، [1995] 1 ایس سی سی 572، اس کے بعد آیا۔

1.2. اپیل کنندگان نے ترقی یافتہ جواب دہندگان کی نام نہاد ایڈہاک تقرریوں کو چیلنج نہیں کیا لیکن انہوں نے سنیارٹی فہرست میں اپیل کنندہ پر مذکورہ ایڈہاک ترقی یافتہ جواب دہندگان کے موقف کو چیلنج کیا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے 'سنیاریڈی کے تعین کا اصول ہی چیلنج کے تحت ہے، اس طرح کے معاملے میں ریاست ضروری فریق میں تھی جسے شامل کیا گیا ہے۔ ٹریبونل نے قانون میں یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ متاثرہ فریقوں کو شامل نہ کرنا کارروائی کے لیے مہلک ہے۔

جنرل منیجر، ساؤتھ سینٹرل ریلوے سکندرا آباد ودیگر وغیرہ بنام اے وی آر سدھانتی ودیگراں وغیرہ، [1974] 3 ایس سی آر 207 اور پر بودھ ورما ودیگراں ، وغیرہ بنام ریاست اتر پردیش ودیگراں وغیرہ، [1985] 1 ایس سی آر 216، پر انحصار کیا۔

1.3. حتمی درجہ بندی کی فہرست صرف 23.12.1988 پر تیار کی گئی تھی اور اپیل گزاروں نے 1989 میں ٹریبونل سے رجوع کیا تھا اور اس لیے تاخیر کا سوال پیدا نہیں ہوا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2769، سال 1996۔

مدھیہ پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، جبل پور کے او اے نمبر 894، سال 1988 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی پی راؤ، امیتا بھ ورما اور اشوک ماتھر۔

جواب دہندگان کے لیے اے کے چیتلے، ایس کے اگنیہوتری۔

جواب دہندہ نمبر 4 کے لیے اشوک کمار سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ پٹانک جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

یہ اپیل مدھیہ پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 24 جولائی 1992 کے فیصلے کے خلاف اصل درخواست نمبر 894، سال 1988 میں ہدایت کی گئی ہے۔ اپیل کنندگان صنعتوں کے اسسٹنٹ

ڈائریکٹر کے طور پر براہ راست بھرتی ہوتے ہیں، جنہیں پبلک سروس کمیشن کے بذریعہ کیے گئے انتخاب کے عمل کے بذریعہ 29.09.1980 پر مقرر کیا گیا ہے۔ جواب دہندگان ایڈہاک ہیں جنہیں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی دی گئی ہے، انہیں 27.09.1980 پر ترقی دی گئی ہے۔ تفریوں کے ان دوزمروں کے درمیان سنیارٹی اس ایبل میں تنازعہ کا موضوع ہے۔

ریاست مدھیہ پردیش نے مدھیہ پردیش اسٹیٹ انڈسٹریز (گزٹڈ) سروس ریکروٹمنٹ رولز، 1965 (جسے اس کے بعد 'بھرتی رولز، سال 1965' کہا جاتا ہے) کے نام سے قواعد کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا۔ مذکورہ قوانین کے تحت اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کی 50 فیصد آسامیاں براہ راست بھرتی کے ذریعہ اور باقی 50 فیصد ترقی کے ذریعہ بالا اصول کی دائر کی جانی تھیں۔ مذکورہ جگہ مدھیہ پردیش اسٹیٹ انڈسٹریز (گزٹڈ) سروس ریکروٹمنٹ رولز، 1985 (جسے اس کے بعد 'بھرتی کے قواعد، سال 1985' کہا جاتا ہے) نامی قواعد کے ایک نئے سیٹ نے لے لی۔ اگرچہ یہ دونوں قواعد اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے عہدے پر بھرتی کے طریقے کے ساتھ ساتھ اس کے طریقہ کار کے لیے بھی فراہم کرتے ہیں، لیکن اس میں براہ راست بھرتی اور ترقی یافتہ کے درمیان سینئرٹی کے تعین کے لیے کوئی التزام شامل نہیں ہے۔ لہذا مذکورہ سنیارٹی کا تعین عمومی اصول کے مطابق کیا جانا تھا۔

اگرچہ یہ اصول اس عدالت کے آئینی بنچ نے ڈائریکٹ ریکروٹ کلاس II انجینئرنگ آفیسرز ایسوسی ایشن و دیگر اہل بنام ریاست مہاراشٹر و دیگر اہل کے معاملے میں مستند طور پر مقرر کیا ہے، جس کی رپورٹ [1990] 2 ایس سی آر 900 میں دی گئی ہے، جسے عام طور پر ڈائریکٹ ریکروٹس کیس کہا جاتا ہے، لیکن پھر بھی اکثر عدالت عالیہ س اور ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز اس معاملے کے تناسب کو لاگو کرنے میں غلطی کرتے رہے ہیں۔ اس معاملے میں ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل براہ راست بھرتی مقدمے میں مقرر کردہ تناسب کو لاگو کرنے میں ناکام رہا ہے اور اس طرح اس نے غلطی کی ہے۔

بھرتی کے قواعد، 1965 کے تحت ملازمت میں کوئی تقرری نہیں کی جاسکتی تھی سوائے اس کے کہ قاعدہ 6 میں بیان کردہ بھرتی کے طریقوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ انتخاب کیا جائے۔ جہاں تک براہ راست بھرتی کا تعلق ہے، انتخاب پبلک سروس کمیشن کو قاعدہ 11 کے تحت فراہم کردہ امیدواروں کے انٹرویو کے بعد کرنا ہوتا ہے اور پھر کمیشن حکومت کو ایک فہرست بھیجتا ہے جس میں افراد کو قاعدہ 12 میں فراہم کردہ قابلیت کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے اور آخر کار

حکومت مذکورہ فہرست سے تقرری کرتی ہے۔ جہاں تک ترقی کے ذریعے خدمت میں تقرری کا تعلق ہے، قاعدہ 13 کے تحت ایک ابتدائی انتخابی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو قاعدہ 14 کے تحت فراہم کردہ تمام اہل افراد کے معاملات پر غور کرتی ہے اور آخر میں قاعدہ 15 کے تحت مذکورہ کمیٹی کے ذریعے مناسب افراد کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ انتخاب سناری کی مد نظر رکھتے ہوئے ہر لحاظ سے قابلیت اور مناسبت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد فہرست میں شامل افسران کے ناموں کو سناری کی مطابق ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس طرح تیار کی گئی فہرست پبلک سروس کمیشن کو ارسال کی جاتی ہے جیسا کہ قاعدہ 16 کے تحت فراہم کیا گیا ہے اور قاعدہ 17 کے تحت کمیشن کی منظوری کے بعد ہی یہ ترقی کے لیے انتخاب فہرست بناتی ہے۔ ریاستی حکومت پھر قاعدہ 18 میں فراہم کردہ انتخابی فہرست سے تقرری کرتی ہے۔ مانا جاتا ہے کہ اپیل کنندگان جو براہ راست بھرتی ہوتے ہیں ان کا تقرر بھرتی کے قواعد کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق کیا گیا تھا جبکہ ترقی یافتہ جواب دہندگان کا تقرر بھرتی کے قواعد کے تحت ترقی کے لیے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق نہیں کیا گیا تھا۔ جواب دہندگان کے حکم تقرری پر ایک سرسری نظر جس کی تاریخ 27.9.1980 ہے واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ تقرریاں پبلک سروس کمیشن کی منظوری کے پیش نظر کی گئی تھیں اور تقرریاں اگلے احکامات تک تھیں۔ اس طرح 27.9.1980 پر جواب دہندگان کی تقرری قواعد کی خلاف ورزی تھی اور اگرچہ مذکورہ جواب دہندگان کو ستمبر 1980 سے جاری رکھا گیا تھا، لیکن اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر راؤ نے کہا کہ پبلک سروس کمیشن نے ابھی تک جواب دہندگان کی تقرریوں کو منظوری نہیں دی ہے جس حقیقت کو نجی جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کے ساتھ ساتھ ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے بھی متنازعہ نہیں کیا ہے۔ سال 1983 میں ریاستی حکومت کی طرف سے ایڈیشنل ڈائریکٹر کی ایک عارضی سناری فہرست تیار کی گئی تھی جس میں ایڈہاک ترقی یافتگان کو اپیل کنندگان جیسے باقاعدگی سے مقرر کردہ افراد سے سینئر دکھایا گیا تھا۔ اپیل گزاروں نے مذکورہ عارضی فہرست پر اعتراضات دائر کیے۔ اس پر کوئی فیصلہ کیے بغیر ریاستی حکومت نے 1986 میں ایک اور عارضی انتخاب فہرست جاری کی لیکن اس غلطی کو جاری رکھا جو 1983 کی فہرست میں تھی۔ اپیل گزاروں نے اپنی شکایات کو دوبارہ 18.9.1987 پر پیش کیا۔ 1983 اور 1986 میں تیار کی گئی سناری فہرست کو واپس لے لیا گیا۔ پھر 19.9.1988 پر ایک اور عارضی فہرست سامنے لائی گئی جس میں اپیل کنندگان کو ایڈہاک ترقی کے مقابلے میں جو نیئر دکھائے جانے کے خلاف تھا جن میں سے کچھ نجی جواب دہندگان ہیں۔ اپیل کنندگان نے نمائندگی دائر کی اور آخر کار ریاستی حکومت نے حتمی انتخاب

فہرست نکالی جس میں اپیل کنندگان کو دوبارہ مذکورہ ایڈہاک ترقی یافتگان سے جوئیئر دکھایا گیا۔ لہذا اپیل گزاروں نے ریاستی انتظامی ٹریبونل سے رجوع کیا۔ ٹریبونل نے متنازعہ حکم کے ذریعے درخواست کو بنیادی طور پر دو بنیادوں پر خارج کر دیا، یعنی پہلے کے ایک معاملے میں اندرونی سناریٹی کا فیصلہ کرتے ہوئے، سال 1974 میں ٹریبونل نے ترقی یافتہ افراد کی ایڈہاک تقرری کو مد نظر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس لیے اس فیصلے کو موجودہ کیس پر حکمرانی کرنی چاہیے۔ ٹریبونل اس نتیجے پر بھی پہنچا کہ چونکہ سال 1980 میں جواب دہندگان کے حق میں ترقی کو اس مدت تک چیلنج نہیں کیا جاسکتا، اس لیے مذکورہ ترقی یافتہ اپنی پوری خدمت کو سناریٹی کے تعین کے مقصد کے لیے شمار کرنے کے حقدار ہوں گے۔ ٹریبونل کا یہ بھی خیال ہے کہ اگرچہ جواب دہندگان 3 اور 4، جو ترقی یافتہ ہیں، نے تمام ترقی یافتہ افراد کے مفادات کا کامیابی کے ساتھ تحفظ کیا ہے لیکن چونکہ تمام ترقی یافتہ افراد کو فریق کے جواب دہندگان کے طور پر ترتیب نہیں دیا گیا ہے، اس لیے اپیل گزاروں کو کوئی راحت نہیں دی جاسکتی۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل سینئر وکیل مسٹر پی پی راؤ ٹریبونل کے حکم کی قانونی حیثیت پر زور دیتے ہوئے دو تنازعات اٹھاتے ہیں:

(1) اس تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر کہ اپیل گزاروں کی براہ راست بھرتیوں کا تقرر بھرتی کے قواعد، 1965 کے مطابق کیا گیا تھا اور جواب دہندگان کی ترقی کو ایڈہاک بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا کہ 1965 کے بھرتی کے قواعد کے تحت ترقی کے لیے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق، ٹریبونل نے ترقی پانے والوں کو صرف اس بنیاد پر براہ راست بھرتی کرنے والوں سے سینئر قرار دینے میں قانون میں غلطی کی کہ ترقی پانے والوں کا تقرر 27.9.1980 پر کیا گیا تھا جبکہ براہ راست بھرتی کرنے والوں کا تقرر 29.9.1980 پر کیا گیا تھا۔

(2) چونکہ ریاستی حکومت کی طرف سے اپنائے گئے بین سناریٹی کے تعین کے اصول کو ہی چیلنج کیا گیا تھا، اس لیے واحد ضروری فریق خود ریاست ہے نہ کہ متاثرہ فریق اور اس لیے متاثرہ فریق کو شامل نہ کرنا معاملے کے لیے مہلک نہیں ہوگا۔ کسی بھی صورت میں جب ترقی یافتہ کے طور پر مقرر کردہ کچھ افراد کو فریق کے طور پر شامل کیا گیا ہو اور خود ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا ہو کہ انہوں نے ترقی یافتہ کے مفادات کا کامیابی سے تحفظ کیا ہے تو اپیل گزاروں کو اس لحاظ سے راحت دینے سے انکار نہیں کیا جاسکتا تھا۔ تاخیر اور پیچیدگیوں کے سوال پر، مسٹر راؤ کا موقف ہے کہ اپیل کنندگان ترقی

کے ذریعے جواب دہندگان کی نام نہاد ایڈہاک تقرریوں کو چیلنج نہیں کرتے بلکہ وہ صرف انتخاب فہرست میں ان کو تفویض کردہ عہدے کو چیلنج کرتے ہیں اور انتخاب فہرست کو صرف 1988 میں حتمی شکل دی گئی تھی، 23.12.1988 پر، 1989 میں ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندگان کی درخواست کو کسی بھی طرح کے تخیل سے تاخیر اور پیچیدگیوں کے اصول پر روکا نہیں جاسکتا۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل ٹریبونل کی طرف سے بین سینئرٹی کے تعین کے اصولوں کے غلط اطلاق کے حوالے سے مسٹر راؤ دلیل کی تردید نہیں کر سکے، لیکن صرف یہ دلیل دی کہ جواب دہندگان نے اس عرصے تک خدمات انجام دی ہیں اور ان میں سے بہت سے اس دوران سبکدوش ہو چکے ہیں، اور اس لیے اس عدالت کی طرف سے سینئرٹی کا متبادل بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی طرف سے کی گئی درخواست کو قبول کرنے سے قاصر ہیں اور ہماری سمجھدار رائے میں اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر راؤ کی طرف سے اٹھائے گئے تمام تنازعات کو کامیاب ہونا چاہیے۔

ڈائریکٹ ریکورٹس کیس میں اس عدالت کی آئینی بنچ نے پیراگراف 44 میں قانونی حیثیت کا خلاصہ اس طرح کیا:

"(A) ایک بار جب کسی عہدے دار کو قواعد کے مطابق کسی عہدے پر مقرر کیا جاتا ہے، تو اس کی سناریٹی کو اس کی تقرری کی تاریخ سے شمار کیا جانا چاہیے نہ کہ اس کی تصدیق کی تاریخ کے مطابق۔

مذکورہ بالا اصول کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر ابتدائی تقرری صرف ایڈہاک ہوتی ہے اور قواعد کے مطابق نہیں ہوتی ہے اور اسے وقفے وقفے کے انتظام کے طور پر بنایا جاتا ہے، تو اس طرح کے عہدے پر عہدہ داری کو سناریٹی پر غور کرنے کے لیے مد نظر نہیں رکھا جاسکتا۔

(B) اگر ابتدائی مامور قواعد کے مطابق طے شدہ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے نہیں کی جاتی ہے لیکن مقرر کردہ شخص قواعد کے مطابق اپنی خدمت کو باقاعدہ بنانے تک بلا تعطل اس عہدے پر برقرار رہتا ہے، تو باضابطہ خدمت کی مدت شمار کی جائے گی۔

ہمیں موجودہ معاملے میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ دیگر تجاویز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر جواب دہندگان کی ترقی پر ابتدائی تقرری بھرتی کے قواعد، سال 1965 کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل نہیں کی گئی ہے اور اگرچہ وہ بلا تعطل اس عہدے پر برقرار ہیں لیکن پبلک سروس کمیشن نے ابھی تک ان کی تقرریوں کی منظوری نہیں دی ہے، تو مذکورہ تجویز B کی کوئی درخواست نہیں ہوگی۔ نتیجتاً مذکورہ بالا تجویز A کو لاگو کرتے ہوئے، اپیل کنندگان کو براہ راست بھرتی کرنے والوں کو جواب دہندگان۔ نجی جواب دہندگان۔ ایڈہاک ترقی یافتگان سے سینئر ہونا چاہیے۔ ٹریبونل نے واضح طور پر قانون میں غلطی کی کہ اس عدالت کے مذکورہ بالا مستند فیصلے پر عمل نہیں کیا گیا تاکہ براہ راست بھرتی اور ترقی پانے والوں کے درمیان سینئرٹی کا تعین کیا جاسکے۔

تین ججوں کی بنچ کے فیصلے میں اس عدالت نے ریاست ڈبلیو بی و دیگر اراں بنام اگھورے ناتھ ڈے و دیگر اراں، [1993] 3 ایس سی سی 371 کے معاملے میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا:

اس بات کے لیے کہ اس کی سینارٹی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے گنی جائے، عہدے کے موجودہ فرد کو ابتدا میں "قواعد کے مطابق" تقرری حاصل کرنی چاہیے۔ اس لیے، 'جہاں ابتدائی تقرری محض ایڈہاک ہو اور قواعد کے مطابق نہ ہو بلکہ عارضی انتظام کے طور پر کی گئی ہو، وہاں ایسے عہدوں میں عبوری طور پر کام کرنے کو سینارٹی کے تعین میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔'

اس طرح یہ فیصلہ دیا گیا کہ ڈائریکٹ ریکروٹس کیس میں آئینی بنچ کے نتائج A اور B کو ہم آہنگی سے پڑھنا ہوگا اور نتیجہ B ان مقدمات کا احاطہ نہیں کر سکتا جو نتیجہ A کے ذریعے واضح طور پر خارج کیے گئے ہیں۔

وی سری نو اس ریڈی و دیگر اراں بنام حکومت اے پی و دیگر اراں کے ایک حالیہ معاملے میں، [1995] S.C.C (1) 572، صفحہ 572، جہاں ہم میں سے ایک (بھائی راماسوامی، جسٹس) رکن تھے، اس معاملے پر اس عدالت کے تمام فیصلوں پر غور کیا گیا ہے اور یہ طے کیا گیا ہے کہ عارضی یا ایڈہاک تقرری قواعد کے مطابق تقرری نہیں ہیں اور عارضی خدمت کو سینارٹی میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

ٹریبونل کا یہ نتیجہ کہ متاثرہ فریقوں کو شامل نہ کرنا اپیل کنندگان کے مقدمے کے لیے مہلک ہے، بھی قانون کے لحاظ سے غیر مستحکم ہے۔ یہ کہا جانا چاہیے کہ اپیل کنندگان ترقی یافتہ جواب دہندگان کی نام نہاد ایڈہاک تقرریوں کو چیلنج نہیں کرتے لیکن وہ سنیارٹی فہرست میں اپیل کنندگان پر مذکورہ ایڈہاک ترقی یافتہ جواب دہندگان کے موقف کو چیلنج کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ریاستی حکومت کی طرف سے بنایا گیا 'سنیاریٹی' کے تعین کا اصول ہی چیلنج کے تحت ہے اور اس طرح کے معاملے کے لیے ریاست ضروری فریق ہے جسے شامل کیا گیا ہے۔ اس عدالت نے جنرل مینجر، ساؤتھ سینٹرل ریلوے سکندر آباد اور ایک اور 'وغیرہ بنام اے وی آر سدھانتی ودیگراں وغیرہ، [1974] 3 ایس سی آر 207 کے معاملے میں فیصلہ دیا ہے:

"جہاں تک دوسرے اعتراض کا تعلق ہے، یہ بات قابل ذکر ہے کہ رٹ پٹیشن میں ریلوے بورڈ کے فیصلے میں عام اطلاق کے انتظامی قواعد، مستقل محکموں میں انضمام کو منظم کرنا، سابق اناج کی دکان کے محکموں کے ملازمین کی سنیاریٹی، تنخواہ وغیرہ کا تعین شامل ہے۔ جواب دہندگان - درخواست گزار ان پالیسی فیصلوں کی صداقت کو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی کی بنیاد پر مواخذے میں ڈال رہے ہیں۔ یہ کارروائیاں ان کے مترادف ہیں جن میں سرکاری ملازمین کی سنیاریٹی کو ریگولیٹ کرنے والے قانونی اصول کی آئینی حیثیت پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ ایسی کارروائیوں میں ضروری فریق وہ ہوتے ہیں جن کے خلاف راحت طلب کی جاتی ہے، اور جن کی عدم موجودگی میں عدالت کوئی موثر فیصلہ نہیں دے سکتی۔ موجودہ معاملے میں، راحت کا دعویٰ صرف ریلوے کے خلاف کیا جاتا ہے جسے اس کے نمائندے کے بذریعے شامل کیا گیا ہے۔ اعتراض شدہ فیصلوں کے مطابق مخصوص افراد کے مقابلے درخواست گزاروں کی سنیاریٹی طے کرنے کی کسی فہرست یا حکم کو چیلنج نہیں کیا جا رہا ہے۔ بورڈ کے 16 اکتوبر 1952 کے فیصلے میں طے شدہ اصولوں کے مطابق درخواست گزار کی سنیاریٹی کی دوبارہ ترتیب کے نتیجے میں جن ملازمین کے متاثر ہونے کا امکان تھا، وہ زیادہ سے زیادہ مناسب فریق تھے اور ضروری فریق نہیں تھے، اور ان کی عدم شمولیت رٹ پٹیشن کے لیے مہلک نہیں ہو سکتی تھی۔

اے جنار دھنا بنام یونین آف انڈیا ودیگراں، [1983] 2 ایس سی آر 936 کے معاملے میں بھی اسی طرح دلیل کو اس عدالت نے درج ذیل الفاظ میں خارج کر دیا تھا:

"اس معاملے میں، اپیل کنندہ کسی خاص حقیقت کے پس منظر میں کسی خاص فرد پر سنیارٹی کا دعویٰ نہیں کرتا جس کی خلاف ورزی اس شخص نے کی ہے جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے۔ دلیل ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے اعتراض شدہ سنیارٹی کی فہرست تیار کرنے میں اپنائے گئے معیارات غلط اور غیر قانونی ہیں اور مرکزی حکومت کے خلاف راحت کا دعویٰ کیا جاتا ہے جو اسے پہلے سے تیار کردہ درست فہرست کو ذائل کرنے یا منسوخ کرنے اور اعتراض شدہ سنیارٹی کی فہرست کو منسوخ کرنے سے روکتی ہے۔ اس طرح راحت کا دعویٰ مرکزی حکومت کے خلاف کیا جاتا ہے نہ کہ کسی خاص فرد کے خلاف۔ اس پس منظر میں، ہم یہ غیر ضروری سمجھتے ہیں کہ تمام براہ راست بھرتیوں کو جواب دہندگان کے طور پر شامل کیا جائے۔"

مزید برآں ٹریبونل کے اس نتیجے کے پیش نظر کہ جواب دہندگان 3 اور 4 نے ترقی پانے والوں کے مفادات کا کامیابی سے تحفظ کیا۔ ٹریبونل نے قانون میں یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ متاثرہ فریقوں کو شامل نہ کرنا کارروائی کے لیے مہلک ہے۔ اس عدالت نے پر بودھ و رما و دیگر اں، وغیرہ بنام ریاست اتر پردیش و دیگر اں، وغیرہ، [1985] 1 ایس سی آر 216 کے معاملے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ:

"عدالت عالیہ کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کسی رٹ پٹیشن کو ان افراد کے بغیر سننا اور نمٹانا نہیں چاہیے جو اس کے فیصلے سے جواب دہندگان کے طور پر اس کے سامنے ہونے سے بہت زیادہ متاثر ہوں گے یا کم از کم ان میں سے کچھ نمائندہ صلاحیت میں جواب دہندگان کے طور پر اس کے سامنے ہوں اگر ان کی تعداد انفرادی طور پر جواب دہندگان کے طور پر ان کے ساتھ شامل ہونے کے لیے بہت زیادہ ہے۔"

یہاں تک کہ اوپر مذکور جنار دھنا کیس میں بھی اس عدالت نے اسی طرح کے اعتراض کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ براہ راست بھرتیوں میں سے 9 کو فریق کے طور پر شامل کیا گیا ہے، اس لیے براہ راست بھرتیوں کا معاملہ غیر نمائندہ نہیں ہوا ہے اور اس لیے تمام 400 اور غیر معمولی براہ راست بھرتیوں کو شامل نہ کرنا کارروائی کے لیے مہلک نہیں ہے۔

مذکورہ بالا حالات میں ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچنے میں مکمل طور پر غلطی پر تھا کہ اپیل کنندگان کی درخواست غیر مستحکم ہو جاتی ہے کیونکہ تمام ترقی یافتہ افراد کو فریق کے طور پر شامل نہیں کیا جاتا ہے۔

جہاں تک تاخیر اور غفلت کے سوال کا تعلق ہے، جیسا کہ ہم نے پہلے دیکھا ہے کہ حتمی درجہ بندی کی فہرست صرف 23.12.1988 پر تیار کی گئی تھی اور اپیل گزاروں نے 1989 میں ٹریبونل سے رجوع کیا تھا اور اس لیے تاخیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مذکورہ احاطے میں ٹریبونل کے اعتراض شدہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور اس اپیل کو منظور کیا جاتا ہے۔ اپیل کنندگان ایڈہاک ترقیوں پر اپنی سنیارٹی حاصل کرنے کے حقدار ہیں جنہیں 27.9.1980 پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ ریاست کو سنیارٹی کو دوبارہ کھینچنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ ٹریبونل کے سامنے اپیل گزاروں کی درخواست کو منظور کیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔ سنیارٹی فہرست اس آرڈر کی وصولی کی تاریخ سے 4 ماہ کے اندر دوبارہ تیار کی جاسکتی ہے اور اس کے نتیجے میں فوائد دیے جاسکتے ہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔